[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 7.S.C.R

از عدالت عظمی

ہندوستان ایروناٹکس لمیٹڈ

بنام

شری میتی اے رادھاکا تھرملائی

9 اکتوبر 1996

[ایس۔سی۔اگرال اور جی۔ٹی۔ناناوتی، جسٹسز]

سروس قانون—عوامی خدمات—ہمدردانہ تقرریاں—عام اصول کی ایک رعایت کہ تقرریاں میرٹ کی بنیاد پر کی جائیں—ہمدردی کی بنیاد پر تقرری قواعد کے مطابق دی جائے—کوئی بھی شخص اس طرح کے قواعد یا رہنما خطوط کو نظر انداز کرتے ہوئے اس طرح کی تقرری کا دعوی نہیں کر سکتا۔

اپیل کنندہ، جو کہ ایک سرکاری شعبے کا ادارہ ہے، نے ہمدردی کی بنیاد پر ملازمت فراہم کرنے کے لیے قواعد بنائے جن میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ جنرل منیجروں کو متعلقہ اسٹافنگ کیڈر/ اختیار میں خالی آسامیوں کی دستیابی کے لحاظ سے اس طرح کی تقرری کو نافذ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔اپیل کنندہ کے ایک یونٹ میں سینئر انسپکٹر کے طور پر ملازم مدعا علیہ کے شوہر کا 1987 میں انتقال ہو گیا۔اس کی موت کے بعد مدعا علیہ نے ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کے لیے درخواست جمع کرائی۔اس کا نام امیدواروں کی انتظار فہرست میں ڈال دیا گیا تھا لیکن مزید تقرریوں پر پابندی عائد ہونے کی وجہ سے اس انتظار فہرست میں سے ہمدردی کی بنیاد پر کوئی تقرری نہیں کی جا سکی۔مدعا علیہ نے ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں درخواست گزار کو ہدایت کی گئی کہ وہ مدعا علیہ کو ایک اضافی عہدہ بنا کر مناسب مستقل ملازمت فراہم کرے۔عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن کو منظور کرتے ہوئے اپیل کنندہ کو ہدایت کی کہ وہ صرف کلاس III یا کلاس IV میں کسی بھی مناسب عہدے پر رحم دلانہ بنیادوں پر مدعا علیہ کی امیدواری پر غور کرے۔فیصلے کے خلاف دائر اپیل کو عدالت عالیہ کے دو نفری بنچ نے مسترد کر دیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ ہمدردی کی بنیاد پر تقرری اس بات کی بنا پر کی جاتی ہے کہ آیا باقاعدہ سروس یا کیڈر یا عہدے میں کوئی خالی جگہ ہے یا نہیں، اضافی عہدہ بنا کر اور اس طرح کی اضافی تقرری کو جاری رکھ کر جب تک کہ باقاعدہ خالی جگہ دستیاب نہ ہو جائے۔یہ اپیل دو نفری بنچ کے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی تھی۔

اپیل کنندہ نے عرض کیا کہ پچھلے 10 سالوں کے دوران، پالیسیوں میں تبدیلی کی وجہ سے، ورک آرڈر پوزیشن میں سنگین کمی واقع ہوئی ہے اور تمام اکائیوں میں کلاس III اور کلاس IV کے ملازمین سمیت افرادی قوت میں بتدریج کمی واقع ہوئی ہے اور یہ کہ عدالت عالیہ نے یہ مؤقف اختیار کرنے میں غلطی کی ہے کہ جب کوئی خالی جگہ دستیاب نہیں ہے اور نئی بھرتی پر پابندی ہے تو بھی اپیل کنندہ پر واجب ہے کہ وہ مدعا علیہ کو ہمدردی کی بنیاد پر تقرری دے۔

عدالت عالیہ کے فیصلے کی حمایت کرنے والے مدعا علیہ نے پیش کیا کہ چونکہ اپیل کنندہ کی طرف سے طبی محکمے میں ہمدردی کی بنیاد پر تقرری تسلیم شدہ طور پر کی گئی تھی، اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ مدعا علیہ کو اس محکمے میں ہمدردی کی بنیاد پر تقرری نہیں دی جاسکتی۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: ہمدردی کی بنیاد پر عوامی خدمات میں تقرری کو انصاف کے مفاد میں اس عام اصول سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے کہ عوامی خدمات میں تقرریاں درخواستوں اور میرٹ پر کھلی دعوت کی بنیاد پر سختی سے کی جانی چاہئیں اور تقرری کا کوئی دوسرا طریقہ نہیں اور نہ ہی کوئی دوسرا غور جائز ہے۔ ایک رحم دلانہ تقرری خالص انسانیت پر غور کرتے ہوئے اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کی جاتی ہے کہ جب تک روزی روٹی کا کوئی ذریعہ فراہم نہیں کیا جاتا تب تک خاندان دونوں مقاصد کو پورا نہیں کر سکے گا اور اس طرح کی تقرری دینے کا پورا مقصد خاندان کو اس پر قابو پانے کے قابل بنانا ہے۔ اچانک بحران۔ ہمدردی کی بنیاد پر تقرری متعلقہ قواعد وضوابط کے مطابق دی جانی چاہیے جو متعلقہ اتھارٹی نے بنائے ہیں اور کوئی بھی شخص اس طرح کے اصول یا اس طرح کے رہنما خطوط کو نظرانداز کرتے ہوئے ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کا دعوی نہیں کرسکتا۔ اپیل کنندہ کمپنی میں ہمدردی کی بنیاد پر تقرری قواعد کے تحت ہوتی تھی۔ قاعدہ 78.1 کے تحت یہ التزام کیا گیا تھا کہ متوفی ملازم کے انحصار کرنے والوں میں سے ایک کو ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ذریعے اسپانسر کیے بغیر دوسرے درخواست دہندگان کی ترجیح میں کمپنی میں تقرری کے لیے سمجھا جاسکتا ہے۔ لیکن قاعدہ 78.3 میں یہ طے کیا گیا تھا کہ اس طرح کی تقرری متعلقہ عملہ کیڈر/ اختیار میں خالی آسامیوں کی دستیابی کے لحاظ سے کی جائے گی۔ ہمدردی کی بنیاد پر تقرری صرف اس صورت میں کی جاسکتی ہے جب کوئی خالی جگہ دستیاب ہو۔ فوری معاملے میں نئی بھرتی پر پابندی اس وقت نافذ تھی جب مدعا علیہ نے ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کے لیے درخواست جمع کرائی تھی۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا کہ مدعا علیہ کی جانب سے اس طرح کی تقرری کے لیے درخواست جمع کرانے کے بعد محکمہ طبی میں ہمدردی کی بنیاد پر کوئی تقرری کی گئی تھی۔ اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس محکمے میں اس طرح کی تقرری کے لیے کوئی خالی جگہ موجود تھی۔ بس اتنا مانا جاسکتا تھا کہ اپیل کنندہ کی کلاس III یا کلاس IV کے عہدے پر نئی تقرری کی صورت میں اس طرح کے عہدے پر تقرری کے لیے مدعا علیہ کی درخواست پر انتظار کی فہرست میں اس کی درجہ بندی کے مطابق مناسب غور کیا جائے گا۔ [B-C– 364،B-D– 362،F-H–361]

محترمہ سشما گوسین اور دیگر بنام یونین آف بھارت اور دیگر [1989] 4 ایس سی سی 468، ممتاز۔

لائف انشورنس کارپوریشن آف انڈیا بنام آشارام چندرا امبیکر اور ایک اور [1994] 2 ایس سی سی 718 امیش کمار ناگپال بنام ریاست ہریانہ اور دیگر [1994] 4 ایس سی سی 138 ریاست ہریانہ بنام نریش کمار بالی، [1994] 4 ایس سی سی 448 اور ہماچل روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن بنام شری دنیش کمار، (1996) 4 اسکیل 395، پر انحصار کیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1996: کی دیوانی اپیل نمبر 12889۔

ڈبلیو اے نمبر 103 / 96 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 26.4.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے اے این جے رام، نارائن بی شیٹی اور ونیت کمار

جواب دہندہ کے لیے ایل ناگیشور راؤ، وی سریدھر ریڈی اور ایس ادیا کمار ساگر

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایس۔سی۔اگراوال، جسٹس۔خصوصی اجازت دی گئی۔

ہندوستان ایروناٹکس لمیٹڈ، یہاں اپیل کنندہ، ایک پبلک سیکٹر کا ادارہ ہے جس کے ملک میں کئی یونٹ ہیں اور ایسا ہی ایک یونٹ حیدر آباد میں واقع ہے۔ اپیل کنندہ نے ہمدردی کی بنیاد پر ملازمت فراہم کرنے کے لیے قواعد بنائے ہیں۔ قاعدہ 76.1 میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ متوفی ملازم کے انحصار کرنے والوں میں سے کسی ایک کو کمپنی میں تقرری کے لیے غور کیا جا سکتا ہے، دوسرے درخواست دہندگان کی ترجیح میں، ملازمت تبدیل کے ذریعے اسپانسر کیے بغیر۔ قاعدہ 78.3 میں، تاہم، یہ طے کیا گیا ہے کہ جنرل منیجروں کو متعلقہ اسٹافنگ کیڈر/اختیار میں خالی آسامیوں کی دستیابی کے لحاظ سے اس طرح کی تقرری کو نافذ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ مدعا علیہ کے شوہر اے ایس تھیرو ملائی، اپیل کنندہ کے حیدر آباد یونٹ میں فاضل انسپکٹر (کوالٹی کنٹرول) کے طور پر ملازم تھے۔ 10 اگست 1987 کو ان کا انتقال ہوا۔ اس کی موت کے بعد مدعا علیہ نے ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کے لیے درخواست جمع کرائی۔ چونکہ ہمدردی کی بنیاد پر اس طرح کی تقرری کے لیے پہلے بھی متعدد دیگر درخواستیں موصول ہوئی تھیں، اس لیے مدعا علیہ کا نام ان امیدواروں کی انتظار فہرست میں ڈال دیا گیا جنہوں نے ہمدردی کی بنیاد پر ملازمت کے لیے درخواست دی تھی۔ مذکورہ انتظار فہرست میں اس کا نام سیریل نمبر 22 پر تھا۔ اپیل کنندہ کی مختلف اکائیوں میں مزید تقرریوں پر پابندی عائد ہونے کی وجہ سے مذکورہ وانتظار فہرست میں سے ہمدردی کی بنیاد پر کوئی تقرری نہیں کی جا سکی۔ مدعا علیہ نے آندھرا پردیش عدالت عالیہ میں ایک عرضی درخوست (1991 کا ڈبلیو پی نمبر 12896) دائر کی جس میں درخواست گزار کو ایک اضافی عہدہ بنا کر مدعا علیہ کو مناسب مستقل ملازمت فراہم کرنے کی ہدایت کرنے والی حکم نامہ کی عرضی درخواست کی گئی۔ عرضی درخوست کی اپیل گزار نے اس بنیاد پر مخالفت کی کہ کوئی خالی جگہ دستیاب نہیں ہے کیونکہ نئی بھرتی پر پابندی تھی اور اس لیے مدعا علیہ کو تقرری نہیں دی جا سکی۔ عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے 21 جولائی 1995 کے فیصلے کے ذریعے حکم نامہ کی ایک عرضی جاری کی جس میں اپیل کنندہ کو ہدایت کی گئی کہ وہ مدعا علیہ کی امیدوار پر ہمدردی کی بنیاد پر کلاس III یا کلاس IV میں کسی بھی مناسب عہدے پر غور کرے، اگر مناسب اور اہل پایا جائے، تو اسے دو ماہ کی مدت کے اندر اس عہدے پر مقرر کیا جائے۔ قابل سنگل جج نے اپیل کنندہ کی جانب سے اس استدعا کو مسترد کر دیا کہ چونکہ مزید بھرتی پر پابندی تھی اس لیے مدعا علیہ کو ہمدردی کی بنیاد پر تقرری نہیں دی جا سکتی۔ ریلائنس کو محترمہ سشما گوسین اور دیگر بنام یونین آف انڈیا اور دیگر [1989] 4 ایس سی سی 468 میں اس عدالت فیصلے میں موجود مشاہدات پر رکھا گیا تھا۔ قابل سنگل جج کے فیصلے کے خلاف اپیل کنندہ کی طرف سے دائر اپیل کو عدالت عالیہ کے دو نفری بنچ نے 26 اپریل 1996 کے فیصلے کے ذریعے مسترد کر دیا تھا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہمدردی کی بنیاد پر تقرری دی جاتی ہے، اس کے باوجود کہ باقاعدہ سروس یا کیڈر یا عہدے میں کوئی خالی جگہ ہے، اضافی پوسٹ بنا کر اور اس طرح کی اضافی تقرری کو جاری رکھتے ہوئے جب تک کہ باقاعدہ خالی جگہ دستیاب نہ ہو اور روٹی جیتنے والے کے انحصار کو سروس

کے مرکزی سلسلے میں لایا جائے۔ عدالت عالیہ کے دونفری بنچ کے مذکورہ فیصلے سے ناراض ہوکر اپیل کنندہ نے یہ اپیل دائر کی ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل، شری اے این جے رام نے پیش کیا ہے کہ اپیل کنندہ ایک ہائی ٹیک سرکاری کمپنی ہے جو بنیادی طور پر طیاروں کی دفاعی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کررہی ہے اور یہ کہ پچھلے 10 سالوں کے دوران، پولیس کی تبدیلی کی وجہ سے، ورک آرڈر پوزیشن میں سنگین کمی واقع ہوئی ہے اور اس کے نتیجے میں اپیل کنندہ نئی بھرتی پر پابندی لگا کر اور رضا کارانہ ریٹائرمنٹ کے لیے مراعات کی پیشکش کرکے اپنی افرادی قوت کو بتدریج کم کرنے پر مجبور ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ اپریل 1987 سے یکم اپریل 1996 کے عرصے کے دوران حیدرآباد یونٹ سمیت تمام اکائیوں میں کلاس III اور IV کے ملازمین سمیت افرادی قوت میں بتدریج کمی آئی ہے۔ عرض یہ ہے کہ عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ یہاں تک کہ جب کوئی خالی جگہ دستیاب نہیں ہے اور نئی بھرتی پر پابندی ہے تو یہ اپیل کنندہ پر واجب تھا کہ وہ مدعاعلیہ کو ہمدردی کی بنیاد پر تقرری دے۔ شری جے رام نے لائف انشورنس کارپوریشن آف بھارت بنام آشارام چندرامبیکر اور ایک اور [1994] 2 ایس سی سی 718 امیش کمار ناگپال بنام ریاست ہریانہ اور دیگر [1994] 4 ایس سی سی 138 ریاست ہریانہ بنام نریش کمار بالی، [1994] 4 ایس سی سی 448 اور ہماچل روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن بنام شری دنیش کمار، (1996) 4 اسکیل 395 میں اس عدالت فیصلوں پر انحصار کیا ہے۔

مدعاعلیہ کی طرف سے پیش ہونے والے ماہر وکیل شری ناگیشور راؤ نے عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کی حمایت کی ہے اور کہا ہے کہ چونکہ اپیل کنندہ کی طرف سے طبی محکمے میں ہمدردی کی بنیاد پر تقرریاں تسلیم شدہ طور پر کی قابل ہیں اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ مدعاعلیہ کو اس محکمے میں ہمدردی کی بنیاد پر تقرری نہیں دی جاسکی۔

امیش کمار ناگپال (اوپر) میں اس عدالت نے نشاندہی کی ہے کہ ہمدردی کی بنیاد پر عوامی خدمات میں تقرری کو انصاف کے مفاد میں اس عام اصول سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے کہ عوامی خدمات میں تقرری سختی سے درخواستوں اور میرٹ کی کھلی دعوت کی بنیاد پر کی جانی چاہیے اور تقرری کا کوئی دوسرا طریقہ نہیں اور نہ ہی کوئی دوسرا غور جائز ہے۔ ایک رحم دلانہ تقرری خالص انسانیت پر غور کرتے ہوئے اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کی جاتی ہے کہ جب تک روزی روٹی کا کوئی ذریعہ فراہم نہیں کیا جاتا تب تک خاندان دونوں مقاصد کو پورا نہیں کر سکے گا اور اس طرح کی تقرری دینے کا پورا مقصد خاندان کو اس پر قابو پانے کے قابل بنانا ہے۔ اچانک بحران۔ اس عدالت نے یہ بھی طے کیا ہے کہ ہمدردی کی بنیاد پر تقرری متعلقہ قواعد وضوابط کے مطابق دی جانی چاہیے جو متعلقہ اتھارٹی نے بنائے ہیں اور کوئی بھی شخص اس طرح کے اصول یا اس طرح کے رہنما خطوط کو نظرانداز کرتے ہوئے ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کا دعویٰ نہیں کرسکتا [دیکھیں: لائف انشورنس کارپوریشن بنام آشارام چندرامبیکر (سوپرا)]۔

اپیل کنندہ کمپنی میں ہمدردی کی بنیاد پر تقرری قواعد کے تحت ہوتی ہے۔ قاعدہ 78.1 کے تحت یہ التزام کیا گیا ہے کہ متوفی ملازم کے انحصار کرنے والوں میں سے ایک کو ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ذریعے اسپانسر کیے بغیر دوسرے درخواست دہندگان کی ترجیح میں کمپنی میں تقرری کے لیے سمجھا جاسکتا ہے۔ لیکن قاعدہ 78.3 میں یہ طے کیا گیا ہے کہ اس طرح کی تقرری متعلقہ عملہ کیڈر/ اختیار میں خالی آسامیوں کی دستیابی کے لحاظ سے کی جائے گی۔ دوسرے لفظوں میں، ہمدردی کی بنیاد پر ملاقات صرف اس صورت میں کی جاسکتی ہے جب

کوئی خالی جگہ دستیاب ہو۔ اپیل کنندہ کے مطابق کوئی خالی جگہ دستیاب نہیں ہے کیونکہ اضافی مزدوری ہے اور اپیل کنندہ کی پالیسی افرادی قوت کو بتدریج کم کرنا ہے اور اس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے نئی بھرتی پر پابندی عائد کردی گئی ہے اور اپیل کنندہ رضا کارانہ ریٹائرمنٹ کے لیے مراعات بھی پیش کررہا ہے۔ عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کا خیال تھا کہ نئی بھرتی پر اس طرح کی پابندی کے باوجود اپیل کنندہ کے لیے ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کرنا لازمی ہے۔ واحد جج قابل صفحہ 470 پر سشما گوسین (سوپرا) میں اس عدالت درج ذیل مشاہدات پر انحصار کیا ہے :

" ہم سمجھتے ہیں کہ یہ غیر واضح طور پر بیان کیا جانا چاہیے کہ ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کے تمام دعووں میں تقرری میں کوئی تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ ہمدردی کی بنیاد پر تقرری فراہم کرنے کا مقصد خاندان میں روٹی کمانے والے کی موت کی وجہ سے ہونے والی مشکلات کو کم کرنا ہے۔ اس طرح کی تقرری فوری طور پر فراہم کی جانی چاہیے تاکہ مصیبت میں مبتلا خاندان کو چھڑایا جاسکے۔ اس طرح کے کیس کو برسوں تک زیر التوا رکھنا نامناسب ہے۔ اگر تقرری کے لیے کوئی مناسب پوسٹ نہیں ہے تو درخواست گزار کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے اضافی پوسٹ بنائی جانی چاہیے۔

امیش کمار ناگپال (سوپرا) میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ سشما گوسین (سوپرا) کے فیصلے کی تحریف کی حد تک غلط تشریح کی گئی ہے اور یہ فیصلہ یقیناً ہمدردانہ تقرری کا جواز نہیں بنتا ہے۔ سشما گوسائن (سوپرا) میں فاضل واحد جج نے جن مشاہدات پر انحصار کیا ہے، ان کو اس مخصوص کیس کے حقائق کی روشنی میں پڑھنا ہوگا۔ اس معاملے میں اپیل کنندہ، محترمہ سشما گوسائیں، اپنے شوہر کی موت کے بعد، جو ڈائریکٹر جنرل بارڈر روڈ کے محکمے میں اسٹور کیپر کے طور پر کام کر رہی تھیں، نے ہمدردی کی بنیاد پر لوئر ڈویژن کلرک کے طور پر تقرری کی درخواست کی۔ جنوری 1983 میں انہیں تحریری امتحان اور بعد ازاں انٹرویو کے لیے بلایا گیا اور تجارتی امتحان پاس کرلیا۔ تاہم وہ جنوری 1985 تک تعینات نہیں ہوئیں جب مذکورہ محکمہ میں خواتین کی تقرری پر پابندی عائد کردی گئی۔ ان حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے عدالت نے یہ مشاہدہ کیا ہے:

"۔۔۔۔۔ سشما گوسین نے نومبر 1982 میں لوئر ڈویژن کلرک کے طور پر تقرری کے لیے درخواست دی تھی۔ اس کے بعد اسے یہ حق حاصل تھا کہ وہ مذکورہ بالا سرکاری میمورنڈم کے تحت ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کے لیے اپنے کیس پر غور کرے۔ 1983 میں، انہوں نے تجارتی امتحان اور ڈی جی بی آر کے زیر اہتمام انٹرویو پاس کیا۔ اسے 1983 تک انتظار کرنے پر مجبور کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے جب خواتین کی تقرری پر پابندی عائد کی گئی تھی۔ تقرری سے انکار واضح طور پر من مانی ہے اور معاملے کے کسی بھی تناظر میں اس کی حمایت نہیں کی جاسکتی۔" (صفحہ 470)

فوری معاملے میں نئی بھرتی پر پابندی اس وقت نافذ تھی جب مدعا علیہ نے ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کے لیے درخواست جمع کرائی تھی۔ اس لیے سشما گوسین (اوپر) کے فیصلے کا اس معاملے کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔

موجودہ معاملے سے ملتی جلتی صورتحال ہماچل روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن بنام دنیش کمار (سوپرا) میں پیدا ہوئی۔ اس معاملے میں یہ عدالت دو ایسے مقدمات سے نمٹ رہی تھی جہاں متوفی ملازمین کے منحصر افراد کی جانب سے ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کے لیے درخواستیں جمع کرائی

گئی تھیں اور ان دونوں کو وانتظار فہرست میں رکھا گیا تھا اور انہیں تقرری نہیں دی گئی تھی۔ انہوں نے ہماچل پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل سے رجوع کیا اور ٹریبونل نے ہماچل روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کو ہدایت کی کہ وہ ان دونوں کو باقاعدہ بنیاد پر کلرک کے طور پر مقرر کرے۔ ٹریبونل کے مذکورہ فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اس عدالت نے مشاہدہ کیا ہے :

"۔۔۔۔۔۔ خالی جگہ کی عدم موجودگی میں کارپوریشن کے لیے کسی شخص کو کسی عہدے پر مقرر کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ خالی آسامیاں دستیاب نہ ہونے پر افراد کی تقرری کرنا عوامی اتھارٹی کے اختیارات کا سراسر غلط استعمال ہوگا۔ یہ افراد اس طرح مقرر کیے جاتے ہیں اور انہیں تنخواہیں دی جاتی ہیں؛ یہ محض عوامی فنڈز کا غلط استعمال ہوگا، جو کہ مکمل طور پر غیر مجاز ہے۔ عام طور پر، یہاں تک کہ اگر ٹریبونل کو معلوم ہو کہ کوئی شخص رشتہ داری کی پالیسی کے تحت کسی عہدے پر مقرر ہونے کا اہل ہے، تب بھی ٹریبونل کو صرف متعلقہ قواعد کی روشنی میں اور عہدے کی دستیابی کے تابع مخصوص درخواست گزار کے معاملے پر غور کرنے کے لیے مناسب اتھارٹی کو ہدایت دینی چاہیے۔ ٹریبونل کے لیے یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی عہدے پر کسی شخص کی تقرری کی ہدایت کرے یا متعلقہ حکام کو ایک اضافی عہدہ بنانے اور پھر کسی شخص کو اس عہدے پر مقرر کرنے کی ہدایت کرے۔" (صفحہ 397)

جہاں تک شری ناگیشور راؤ کے اس بیان کا تعلق ہے کہ مدعا علیہ کو محکمہ طبی میں رحم دلانہ تقرری دی جا سکتی ہے، یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے کہ مدعا علیہ کی جانب سے اس طرح کی تقرری کے لیے درخواست جمع کرانے کے بعد محکمہ طبی میں ہمدردی کی بنیاد پر کوئی تقرری کی گئی ہے۔ اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس محکمے میں اس طرح کی تقرری کے لیے کوئی خالی جگہ دستیاب ہے۔ بس اتنا کہا جا سکتا ہے کہ اپیل کنندہ کی کلاس III یا کلاس IV کے عہدے پر نئی تقرری کی صورت میں اس طرح کے عہدے پر تقرری کے لیے مدعا علیہ کی درخواست پر انتظار کی فہرست میں اس کی درجہ بندی کے مطابق مناسب غور کیا جائے گا۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر ہم عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو برقرار رکھنے سے قاصر ہیں۔ اس کے مطابق اپیل کی اجازت دی جاتی ہے، 1996 کی تحریری اپیل نمبر 103 میں 26 اپریل 1996 کے عدالت عالیہ کے فیصلے کے ساتھ ساتھ 1991 کے ڈبلیو پی نمبر 12896 میں 21 جولائی 1995 کے قابل سنگل جج کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور مدعا علیہ کی طرف سے دائر عرضی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

آر۔اے۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document